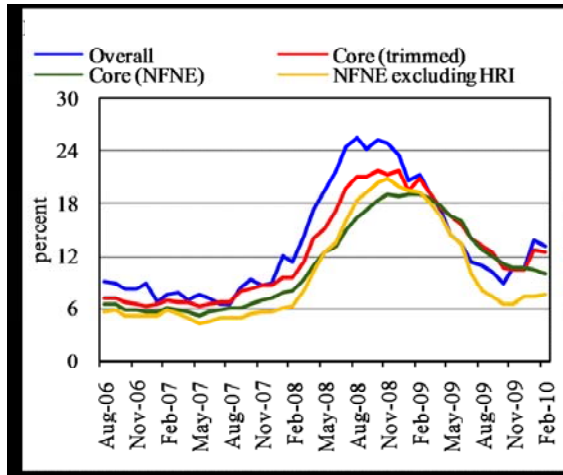


4 زراور پینکاری¹

4.1 زری پالیسی

مالی سال 10ء میں معاشی استحکام² کے بہتر امکانات کے باعث اسٹیٹ بینک کو نرم زری پالیسی برقرار رکھنے کا موقع ملا جس کا آغاز اپریل 2009ء میں ہوا تھا۔³ اسٹیٹ بینک نے مالی سال کے ابتدائی نصف حصے میں پالیسی ریٹ میں دو مرتبہ کٹوتی کی اور مجموعی طور پر 150 بیس پوائنٹس کی کمی کی گئی۔⁴ تاہم حالیہ مہینوں میں گرانی کے دباؤ کے دوبارہ نمودار ہونے، درآمدات کے بڑھنے اور اضافی مالیاتی اخراجات نے مرکزی بینک کو زری پالیسی میں جارحانہ نرمی کرنے سے باز رکھا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے جنوری 2010ء کے زری پالیسی اعلامیے میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں تبدیلی نہیں کی۔

شکل 4.1: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)



زیادہ تشویش عمومی گرانی میں کمی کے رجحان کے حوالے سے رہی ہے جو اکتوبر 2009ء میں سب سے چلی سطح پر پہنچنے کے بعد اکتوبر 2009ء کی 8.9 فیصد سطح سے بتدریج بڑھ کر فروری 2010ء میں 13 فیصد پر آگئی (دیکھئے شکل 4.1)۔ گرانی کا دباؤ بڑھنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) بجلی کے ٹیرف کے نرخوں میں مطابقت صارف اشاریہ قیمت⁵ میں نظر آنا شروع ہو گئی ہے اور (2) دسمبر 2009ء سے روپے کی قدر میں کمزوری اور (3) تیل، چینی اور دالوں جیسی اہم اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافہ۔ اس میں سے زیادہ تر دباؤ صارف اشاریہ قیمت کے غذائی نرخوں میں نمایاں ہے۔

اگرچہ گرانی کی موجودہ سطح فروری 2009ء کی سطح (21.1 فیصد) کے مقابلے میں کافی پست ہے تاہم اس میں گرانی کی توقعات کو بڑھانے اور گذشتہ سخت زری پالیسیوں سے حاصل ہونے والے فوائد کے اثرات کو زائل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ فروری 2010ء کے دوران 20 فیصد تراشیدہ اوسط کے لحاظ سے قوزی گرانی میں اضافہ بھی گرانی کے دباؤ کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کو غذا و توانائی کی وسیع البینا گرانی کے

¹ یہ سیکشن آخر فروری 2010ء تک کے دستیاب اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

² معاشی استحکام خصوصاً ان چیزوں میں قابل ذکر تھا: (1) عمومی گرانی میں خاطر خواہ کمی (2) درآمدات میں تیزی سے کمی جس کا نتیجہ جاری حسابات کے خسارے کے سکنے کی صورت میں برآمد ہوا اور (3) بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو کا بحال ہونا۔

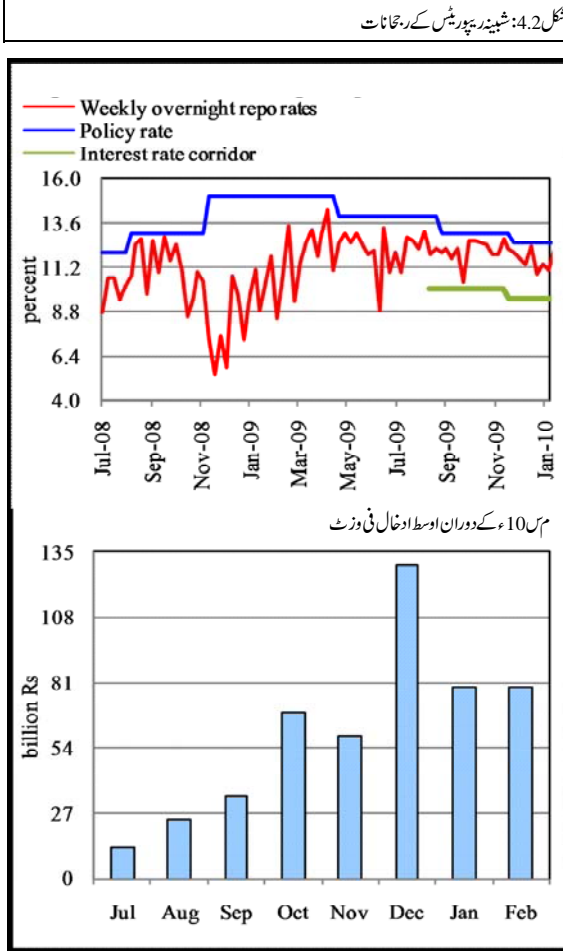
³ زری موقف میں حالیہ نرمی میں اسٹیٹ بینک نے پہلے اپریل 2009ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس کی کمی کی تھی۔

⁴ پالیسی ریٹ میں اگست 2009ء میں 100 بیس پوائنٹس اور اکتوبر 2009ء میں مزید 50 بیس پوائنٹس کی کٹوتی کی گئی۔

⁵ بجلی کے شعبے پر دیے جانے والے زراعت کو مرحلہ وار ختم کرنے کی حکومتی کوششوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بجلی دیگیس کے نرخوں کو حقیقت پسندانہ بنانا ناگزیر ہو گیا تھا۔

دباؤ کے دورانی اثرات کا بھی ادراک تھا۔

شکل 4.2: شبیہ رپورٹس کے رجحانات



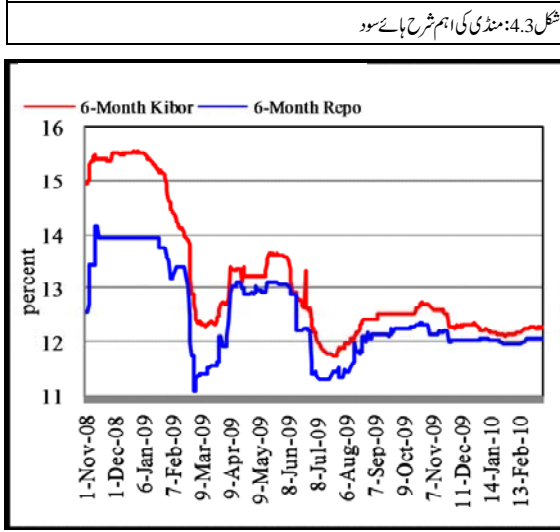
بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے اور اس کے نتیجے میں حکومتی قرض گیری میں اضافے کے پیش نظر گرائی کی توقعات کے بارے میں کافی خدشات موجود تھے۔ زری پالیسی میں نرمی کے حوالے سے توسیعی مالیاتی موقف بھی تشویش کا باعث تھا۔ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ نہ صرف گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ تھا بلکہ آئی ایم ایف نے بھی مالیاتی خسارے کے سہ ماہی ہدف میں نرمی کی اجازت دی تھی۔ بجلی سے متعلق دیے جانے والے زر اعانت کی ادائیگیاں اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے باعث مالیاتی خسارے میں اضافہ ناگزیر تھا تاہم اس کے نتیجے میں بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری میں اضافہ ہو گیا۔

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بیرونی وصولیوں کی پست سطح نے میزانیہ قرض گیری کے لیے حکومت کے بینکاری نظام پر انحصار میں اضافہ کر دیا۔ تاہم مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے میزانیہ قرض گیری کی سطح پست رہی کیونکہ حکومت نے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے لیے نیلامی سے پہلے اعلان کردہ اہداف پر بڑی

حد تک عملدرآمد کیا تھا۔ حکومت نے بیرونی رقوم کی آمد میں اضافے کی توقعات کے باعث دوسری سہ ماہی کے لیے پست اہداف مقرر کیے تھے۔ نتیجتاً اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء میں اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر انحصار میں اضافہ ہو گیا۔ اس لیے زربنیا د میں جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران 10.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ جولائی تا فروری مالی سال 09ء میں یہ 2.5 فیصد کم ہوا تھا۔

یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پی ایس ایز کی جانب سے ہماری قرض گیری اور اجناس کی مالکاری کے لیے حاصل کیے جانے والے قرضوں کی توقع سے کم واپسی کے نتیجے میں اکتوبر 2009ء سے بین ال بینک منڈی میں روپے کی سیالیت میں کافی کمی شروع ہو گئی۔ سیالیت کی مشکلات نے مزید شدت اختیار کر لی کیونکہ نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کے پروگرام پر عملدرآمد کے بعد سے کمرشل

بینک حکومتی وثیقہ جات میں بھاری سرمایہ کاری کر رہے تھے۔⁶ مذکورہ تمام عوامل نے اسٹیٹ بینک کے لیے سیالیت کا انتظام پیچیدہ بنا دیا۔ اس لیے بین الینک بازار کی شرحوں میں تغیر پذیری اور بلند بین الینک شرحوں کی خوردہ قرض گاری تک ترسیل کو روکنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 10ء کے دوران بازار زر کے متعدد سودے کیے (دیکھئے شکل 4.2)۔ بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخال نے شبینہ نرخوں میں اضافی تغیر پذیری کو کم کر دیا اور پالیسی ریٹ میں کمی کے مطابق منڈی کی دیگر شرح ہائے سود پست کر دیں (دیکھئے شکل 4.3)۔



اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے متعلق خدشات دور کرنے کے لیے کیے جانے والے بروقت اقدامات اور ہر وزن شرح قرض گاری میں کمی سے کمرشل بینکوں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور ان کے لیے نجی شعبے کو قرضے دینا ممکن ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں اکتوبر تا فروری کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں میں 7.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس ان میں 1.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ قرضوں کے استعمال کی سطح کافی بلند ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ معیشت کو درپیش خطرہ قرض کے باعث اگر بینک محتاط رویہ اختیار نہ کرتے تو قرضوں کی نمو اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی تھی۔ مزید برآں، بینکوں کی سیالیت کا ایک بڑا حصہ پی ایس ایز اور اجناس کی مالکاری کے قرضوں میں

پھنسا ہوا ہے، جس نے بینکوں کی نجی شعبے کو قرضے دینے کی صلاحیت محدود کر دی تھی۔ اس لیے جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ضارب زر میں خاصی کمی آئی ہے۔ نتیجتاً جولائی تا فروری مالی سال 10ء میں زر کی رسد میں 5.7 فیصد جبکہ زر بنیاد میں 10.6 فیصد نمو ہوئی۔⁷

اس طرح جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران اگرچہ زر 2 میں ہونے والی نمو زر بنیاد کے مقابلے میں کافی کم ہے، لیکن مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کا تسلسل گرانی کا دباؤ پیدا کر سکتا ہے۔ مزید برآں ایشیا سازی کے ذیلی شعبے کی بتدریج بحالی اور کارپوریٹ شعبے کی مالی پوزیشن میں بہتری کے باعث خطرہ قرض میں کمی آرہی ہے۔ اس لیے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں بینکوں کی نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی کے لیے آمادگی میں اضافہ ہوگا۔ علاوہ ازیں حکومت اجناس کی مالکاری اور گردش قرضوں کے مسئلے کو حل کرنے میں بھی سنجیدہ دکھائی دیتی ہے۔

⁶ اس کی عکاسی اس سے بھی ہوتی ہے کہ آخردسمبر 2009 تک کمرشل بینکوں کی لازمی شرح سیالیت کا تناسب بڑھ کر 18.3 فیصد ہو گیا جو گذشتہ برس کے اسی مہینے میں 10.3 فیصد تھا۔
⁷ جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران زر 2 میں 2 فیصد نمو ہوئی جبکہ زر بنیاد 2.5 فیصد تک گرئی۔

4.2 زری مجموعوں کی صورتحال⁸

جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران زرو سبج کے مجموعوں میں 5.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ان میں 2 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 4.1)۔ تاہم، زرو سبج کے موجودہ تناسب میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس کے اجزائے ترکیبی میں ہونے والی تبدیلیوں کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔

جدول 4.1: زری مجموعے (جولائی تا فروری)						
بہاؤ ارب روپے میں، نمو فیصد میں						
نمو	بہاؤ					
	جولائی تا فروری		اکتوبر تا فروری		جولائی تا فروری	
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
5.7	2.0	252.9	106.9	291.5	91.6	زرو سبج (زر)
-9.0	-45.1	-80.7	-118.1	-46.6	-301.0	خالص بیرونی اثاثے
-7.8	-63.6	-68.4	-132.6	-25.2	-305.3	اسٹیٹ بینک
-11.1	2.3	-12.2	14.5	-21.4	4.3	جدولی بینک
7.3	9.8	333.5	225.1	338.0	392.6	خالص ملکی اثاثے
19.1	27.5	96.7	-40.7	167.7	212.8	اسٹیٹ بینک
4.6	5.5	236.8	265.8	170.3	179.7	جدولی بینک
						بنس میں
9.0	23.8	148.7	254.1	184.0	359.3	حکومتی قرض گیری
14.1	25.5	199.4	226.7	237.5	348.0	اعانت میزانیہ کے لیے
5.2	29.0	145.6	72.8	61.0	299.6	اسٹیٹ بینک
34.2	14.6	53.8	153.9	176.5	48.4	جدولی بینک
-15.5	10.5	-50.8	28.0	-52.1	13.3	اجناس کی خرید و فروخت
7.1	6.4	236.8	40.0	226.7	193.8	غیر سرکاری شعبہ
4.7	4.6	212.2	41.6	137.7	131.9	نجی شعبے کو قرضہ
33.5	54.6	24.8	-1.5	89.2	62.0	پی ایس ایز کو قرضہ
29.7	31.7	-52.0	-69.0	-72.7	-160.5	دیگر اجزا خالص

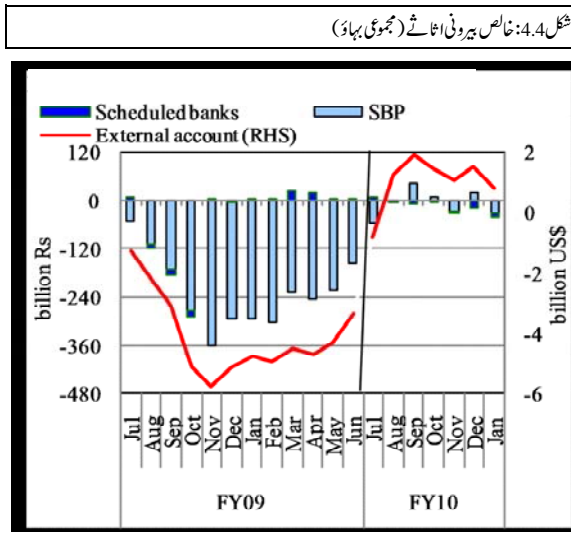
مزید برآں، اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران حکومت نے اپنے میزانیہ اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مرکزی بینک سے پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ قرضہ لیا (اگرچہ خسارے کی تسلیک آئی ایم ایف سے طے پانے والے سہ ماہی ہدف تک محدود تھی)۔

دوسری جانب خالص بیرونی اثاثے جن میں بہتری کا عمل دسمبر 2008ء سے جاری تھا ان میں اکتوبر 2009ء سے بگاڑ کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔

⁸ یہاں کی جانے والی بحث این ایف اے اور این ڈی اے پر مبنی ہے جن کی ایس ڈی آر سے مطابقت کی گئی ہے۔

خالص بیرونی اثاثے

دسمبر 2008ء سے بیکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری آرہی تھی لیکن اس رجحان میں تبدیلی آئی اور اکتوبر 2009ء سے بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا تھا (دیکھئے شکل 4.4)۔ اس کے نتیجے میں اکتوبر تا فروری م 10ء کے دوران بیکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 80.7 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔



اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران بیکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہونے والی کمی میں اسٹیٹ بینک کا حصہ زیادہ ہے۔ وسط دسمبر 2009ء میں تیل درآمدات کی مالکاری بین الینک منڈی کو منتقل ہونے کے باعث اسٹیٹ بینک نے بازار مبادلہ میں مجموعی طور پر کم مداخلت کی، اس کے باوجود اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی آئی۔ سرکاری قرضوں کی واپسی میں اضافے خصوصاً جنوری 2010ء میں صلکوک بانڈ کی مد ہونے والے اضافے نے دسمبر 2009ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے اعانت میزانیہ کے لیے 374 ملین ڈالر کی دوسری قسط اور دیگر سرکاری رقوم کی آمد کے اثرات زائل کر دیے۔⁹

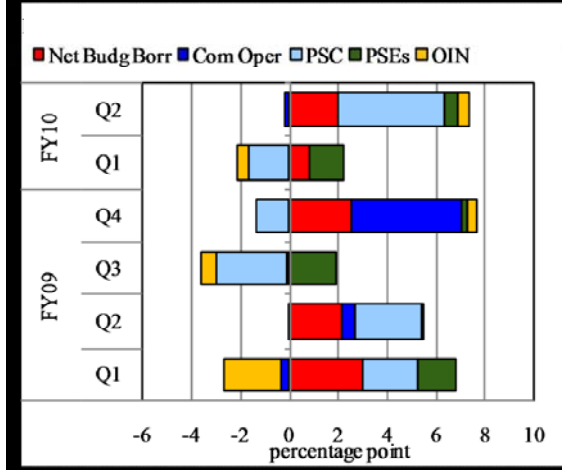
جولائی تا فروری م 10ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 21.4 ارب روپے کی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ان میں 4.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کی وجوہات میں تیل کی ادائیگیوں کی بلند سطح، غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی، نجی بیرونی قرضوں کی مد میں خالص بیرونی رقوم کی آمد کی خاصی پست سطح اور تاجروں کی جانب سے بیرونی کرنسی قرضوں کی کم واپسی شامل ہیں۔ مذکورہ عوامل نے ایف ای 25 امانتوں میں ہونے والے بلند اضافے کی وجہ سے آنے والی بہتری کے اثرات کو زائل کر دیا۔

خالص ملکی اثاثے

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد خالص ملکی اثاثوں کی نمو کے رجحانات میں ڈرامائی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں نے زر 2 کی نمو میں منفی کردار ادا کیا تھا۔ تاہم بعد ازاں ذیل میں دیے گئے عوامل کی وجہ سے خالص ملکی اثاثوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے:

⁹ آئی ایم ایف سے میزانیہ مالکاری کی مد میں 745 ملین ڈالر کی پہلی قسط اگست 2009ء میں موصول ہوئی تھی۔

شکل 4.5: خالص ملکی اثاثوں کی سہ ماہی نمو میں حصہ



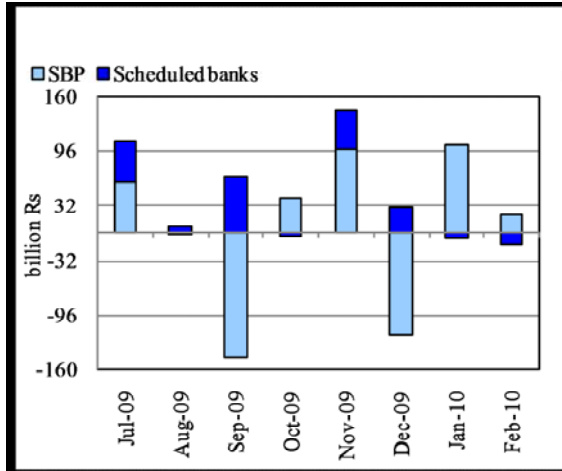
(1) نجی شعبے کے قرضوں میں خاطر خواہ اضافہ اور
(2) قرض گیری کے لیے حکومت کا بینکاری نظام پر بڑھتا
ہوا انحصار (دیکھئے شکل 4.5)۔

حکومت کی میزانیہ قرض گیری

حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری اکتوبر 2009ء اور
اس کے بعد تیزی سے بڑھی ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔

اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) توسیعی مالیاتی پالیسی کا
تسلل کیونکہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کا مالیاتی
خسارہ¹⁰ گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ
رہا¹¹ اور (2) اعانت میزانیہ کی مد میں بیرونی رقوم کی آمد کی
پست سطح¹²۔ ان عوامل نے غیر بینک ذرائع سے ملنے والی
رقوم کی بلند سطح کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف کی جانب سے
برج فنانس کی مد میں ملنے والی دوسری قسط کے مثبت اثرات
کو بھی زائل کر دیا۔¹³

شکل 4.6: م 10ء میں بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری (ماہانہ بہ ماہ)



بینکاری شعبے میں اکتوبر 2009ء کے بعد سے کمرشل
بینکوں سے قرض گیری میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ حکومت نے نیلامی سے پہلے مقرر کیے گئے اہداف پر
عملدرآمد کیا جبکہ کو ابلیشن سپورٹ فنڈ جیسی بیرونی رقوم کی
آمد میں اضافے کی توقعات کے باعث مالی سال 10ء کی
دوسری سہ ماہی کے لیے نیلامیوں کے پست اہداف مقرر
کیے گئے تھے (دیکھئے شکل 4.7)۔ اس کے نتیجے میں اکتوبر

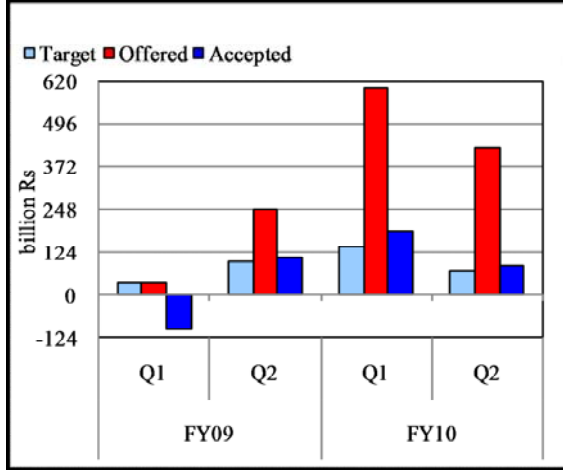
¹⁰ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بجلی کے شعبے پر دیے جانے والے زراعت اور رہنبردی کے خلاف جنگ پر آنے والے اخراجات
کے باعث مالیاتی خسارے میں اضافہ ناگزیر تھا۔

¹¹ آئی ایم ایف نے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کے لیے ہدف میں کمی کی تھی۔

¹² ملک کو مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں 23 ارب روپے کی بیرونی میزانیہ ماکاری حاصل ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 33 ارب روپے تھی۔

¹³ بجٹ پرمکمل عملدرآمد میں سہولت دینے کے لیے آئی ایم ایف پاکستان کو اس وقت تک برج فنانسنگ فراہم کر رہا ہے جب تک کہ احباب پاکستان کی جانب سے وعدہ کی گئی رقوم موصول نہیں
ہو جاتیں۔ اس ضمن میں 745 ملین ڈالر کی بجلی قسط ستمبر 09ء میں اور 374 ملین ڈالر کی دوسری قسط دسمبر 09ء میں مل چکی ہے۔

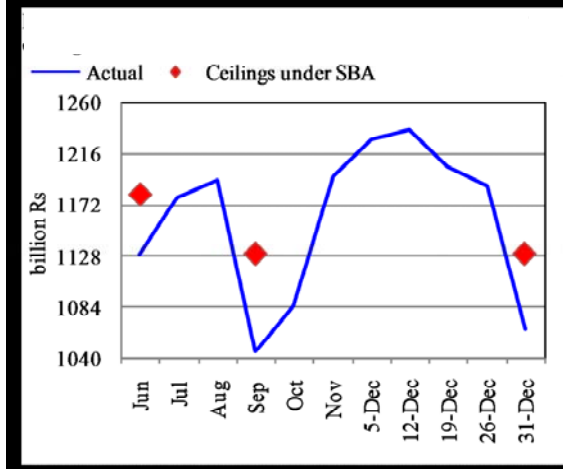
شکل 4.7: ٹی بلز کی نیلامیاں (عرصیت کا خالص)



تا فروری مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر انحصار بڑھ گیا۔ حکومت کا اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر زیادہ انحصار اس لیے ممکن ہوا کہ پہلی سہ ماہی میں قرض گیری میں نظم و ضبط کے باعث اس کے پاس مالکاری حاصل کرنے کی گنجائش موجود تھی۔ تاہم کمرشل بینکوں سے زیادہ قرضہ حاصل نہ کرنے کے باعث حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری دسمبر 2009ء کے تیسرے ہفتے میں مقررہ حدود سے تجاوز کر گئی (دیکھئے شکل 4.8)۔ بہر حال اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی کی وجہ سے آئی ایم ایف کے ہدف کی خلاف ورزی سے بچنا ممکن ہوا (دیکھئے باکس 4.1)۔

یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ ٹی بلز کی گزشتہ چند نیلامیوں میں بینکوں نے خود کو قلیل مدت کے حکومتی وثیقہ جات تک محدود رکھا جس سے: (1) گرانی کا دباؤ دوبارہ نمودار ہونے کی وجہ سے شرح سود بڑھنے کی منڈی کی توقعات اور (2) سیالیت کی مشکلات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں سمعی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ کمرشل بینکوں کی جانب سے حکومتی وثیقہ جات خصوصاً سہ ماہی وثیقہ جات کے لیے بولیوں میں اضافہ بازار زر کے

شکل 4.8: مئی 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے خالص میزانیہ قرض گیری (دیکھئے شکل 4.9)۔¹⁴



اجناس کی مالکاری

جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران اجناس کی مالکاری کے قرضوں میں 52.1 ارب روپے کی کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 13.3 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا تھا۔

اجناس کی مالکاری میں کمی کی اہم وجہ گندم کی خریداری کے لیے حاصل کیے جانے والے قرضوں کی واپسی ہے۔ آخر فروری 2010ء تک گندم کی خریداری کے لیے مالکاری کی رقم کم ہو کر 200.6 ارب روپے ہو گئی تھی جو جون 2009ء

میں 276.8 ارب روپے کی بلند ترین سطح پر تھی۔ اس کے باوجود گندم کی مالکاری کی سطح گزشتہ تین برسوں میں آخر فروری کی 53.8 ارب روپے کی

¹⁴ بازار زر کے فنڈز میں بڑھتی ہوئی دلچسپی بینکوں کی جانب سے اپنی امانتوں پر پیش کیے جانے والے پست شرح منافع کا نتیجہ تھی۔

بکس 4.1: دسمبر 2009ء میں حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں کمی

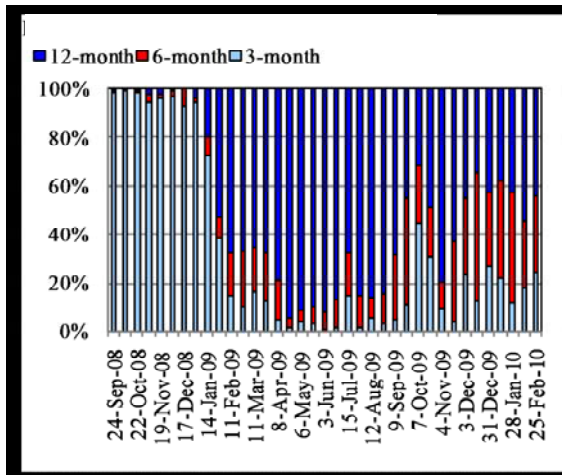
دسمبر 2009ء میں حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ اس کی اہم سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے اپنے منافع (65 ارب روپے) کی حکومت پاکستان کو منتقلی ہے۔ اس رقم میں ایک حصہ عمومی ذخائر فنڈ سے منتقلی کا بھی ہے۔¹⁵ ان اضافی وسائل کی وجہ سے حکومت پاکستان جنوری 2010ء میں اسٹیٹ بینک کو 37.1 ارب روپے کا قرضہ واپس کرنے میں کامیاب رہی۔ اس کے نتیجے میں اسی مہینے کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس رکھی گئی حکومتی امانتوں میں کمی بھی دیکھی گئی ہے۔

1- اسٹیٹ بینک نے عمومی انتظام خطر کے لیے عمومی ذخائر فنڈز میں رقم رکھی ہوئی ہیں۔

2- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ س 10ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے حکومت کو منافع کی منتقلی مجموعی طور پر 135 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے جبکہ پورے س 09ء میں 89.9 ارب روپے کا منافع حکومت کو منتقل کیا گیا تھا۔

اوسط سطح سے خاصی بلند ہے۔ اس لیے گندم کی واجب الادا مالکاری کی مارچ 2010ء سے کافی پہلے واپسی ضروری ہے تاکہ صوبائی حکومتیں 2010ء میں گندم کی خریداری کا ہدف حاصل کر سکیں۔

شکل 4.9: بی بلز نیلامیوں میں پیشکش کردہ رقم



اس کے ساتھ ساتھ چاول کی مالکاری کی مد میں قرضوں کی واپسی بھی تاخیر کا شکار ہو گئی کیونکہ پاسکو 2008ء کے چاول کی فصل کے ذخیرے کو پیش کردہ ٹینڈر کے نرخ پر منڈی میں نقصانات کے بغیر منتقل نہیں کر سکا۔ قرضوں کی واپسی میں تاخیر نے چاول کی 2010ء کی فصل کی خریداری کے لیے بینک مالکاری کی دستیابی میں مشکلات پیدا کیں۔¹⁵

تاہم چاول کے ٹینڈرز نرخوں میں حالیہ بہتری کے باعث پاسکو اس پوزیشن میں آ گیا ہے کہ وہ 2008ء کی فصل کے ایک بڑے حصے کو مقامی منڈی میں منتقل کر سکتا ہے۔ آئندہ مہینوں میں بینکوں کے قرضوں کی واپسی میں تیزی

کا امکان ہے کیونکہ حکومت نے ٹی سی پی اور پاسکو کو فاضل چاول عالمی منڈی میں برآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔¹⁶

4.3 بیلک سیکٹرز پر انز کے قرضے

جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران بیلک سیکٹرز پر انز کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں 89.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ

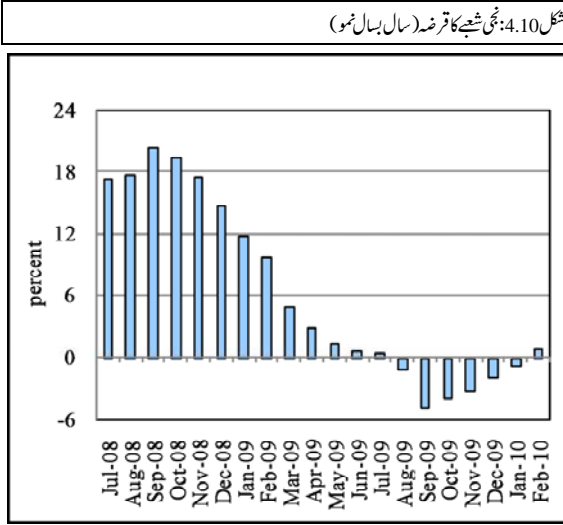
¹⁵ نتیجتاً، پاسکو 2010ء کے لیے چاول کی فصل کی خریداری کا مقررہ ہدف حاصل نہ کر سکی۔

¹⁶ خریداری کرنے والی ایک ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ ان کی ذخیرہ کاری و خریداری کی لاگت اور حالیہ عالمی ٹینڈرز میں چاول کی اجرائی قیمت کے فرق میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ جبکہ دوسری ایجنسی خریدے گئے چاول کو مطلوب قیمت پر فروخت کے لیے خریداریوں کو متوجہ کرنے میں ناکام رہی۔

برس کی اسی مدت میں یہ 62 ارب روپے تھا۔ اس اضافے کی اہم وجوہات یہ ہیں (1) ستمبر 2009ء میں پاور ہولڈنگ کمپنی کے قرضوں کی بلند طلب¹⁷ (2) پیٹرولیم مصنوعات سے متعلق چند پی ایس ایز کی جانب سے بینکوں کے واجب الادا قرضوں کے ایک حصے کی ادائیگی کے بعد پی پی ٹی ایف سیز¹⁸ کے اجراء کے ذریعے نئی قرض گاری کے لیے دستیاب گنجائش کا استعمال اور (3) سرکاری شعبے کی اسٹیل مل کارپوریشن کی جانب سے اپنے خام مال کی غیر فنڈ درآمدی ایل سی کی مالکاری کے لیے قرضوں کی طویل مدتی ضروریات۔

نئی شعبے کا قرضہ (خالص)¹⁹

شکل 4.10: نئی شعبے کا قرضہ (سال سال نمو)



نئی شعبے کے قرضوں میں گزشتہ بارہ مہینوں سے مسلسل کمی کا رجحان تھا تاہم اکتوبر 2009ء کے بعد سے اس میں اضافہ شروع ہو گیا ہے جو معیشت میں مجموعی طلب کی بحالی کے ساتھ ساتھ اجناس کی مالکاری (خصوصاً کپاس، چاول اور گنا) میں نئی شعبے کی شرکت میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (دیکھئے شکل 4.10)۔

اس کے نتیجے میں جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران نئی شعبے کے قرضوں میں مجموعی طور پر 4.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ہونے والی نمو کے مقابلے میں تھوڑا سا زیادہ ہے۔²⁰

قرضوں کی نمو میں کامرس و تجارت، سینٹ، تعمیرات، بجلی، کھاد اور زرعی مشینری کے شعبوں نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 4.2)۔

قرضوں کی طلب میں اضافے کی ایک وجہ فصلوں کی خریداری ہے

قرضوں کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ چاول، گنا اور کپاس جیسی فصلوں کی خریداری نے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں نئی شعبے کے قرضوں کی طلب کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس کا بڑا حصہ جاری سرمائے کے قرضوں میں نمایاں ہے (دیکھئے جدول 4.3)۔

17 تاہم بجلی کی ایک کمپنی نے حکومتی ضمانت پر نئی مالکاری سرٹیفکیٹس (پی پی ٹی ایف سیز) جاری کیے ہیں جس کا مقصد توانائی کے شعبے میں کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضے کے ایک خاطر خواہ حصے کی ادائیگی تھی۔

18 پیٹرولیم مصنوعات سے متعلق پی ایس ایز میں ایک آئل ریفائنری کی قرض گیری کی سطح بلند رہی جس کی وجہ اس کی جانب سے دسمبر 2009ء میں پیٹرولیم ڈیپنٹ لیوی کی مد میں حکومت کی ادائیگی تھی۔

19 نئی شعبے کا قرضہ بینکوں کی سرمایہ کاری اور نئی شعبے کے قرضوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نئی شعبے کے قرضوں کا ڈیٹا جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے زری سروے پر مبنی ہے۔

20 مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نئی شعبے کے قرضوں میں ہونے والے بلند اضافے میں اضافی جاری مالکاری نے اہم کردار ادا کیا جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب قدرے پست رہی (دیکھئے جدول 4.2)۔

مالی سال 2010ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 4.2: نجی شعبے کو قرضہ								
ارب روپے								
جنوری		اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا ستمبر		جولائی تا جنوری		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
-12.2	-45.3	199.2	112.8	-74.6	90.3	137.7	131.9	نجی شعبے کو قرضہ*
-1.0	-35.1	190.2	110.9	-65.6	83.2	123.7	159.0	کاروباری شعبے کے قرضے
-2.7	-36.5	162.4	23.5	-84.1	49.2	75.6	36.1	مجموعی سرمایہ کار
13.7	5.8	63.4	47.5	-38.7	2.5	38.4	55.8	موسمی مالکاری
2.4	1.7	27.3	87.9	18.7	34.1	48.4	123.6	معیاری سرمایہ کار
*یہ جولائی تا فروری کی مدت کے لیے ہے۔								

جدول 4.3: سرمایہ کار کے قرضے (بشمول کاروباری قرضے)								
ارب روپے								
جنوری		اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا ستمبر		جولائی تا جنوری		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
13.7	-0.7	63.4	47.5	-38.7	2.5	38.4	55.8	موسمی مالکاری
2.5	8.8	24.8	26.3	-7.7	-11.3	19.6	17.9	چاول
-1.7	-2.7	34.1	20.2	-11.5	6.7	20.9	29.6	کپاس
18.8	7.6	0.6	0.0	-21.8	-7.7	-2.3	-1.8	شکر
-5.9	-14.4	3.8	1.0	2.3	14.8	0.2	10.2	کھاد
-5.2	-27.9	21.4	-1.7	-10.9	0.9	5.4	-10.8	تجارت اور فروخت
0.0	-6.5	6.4	0.7	-3.0	8.9	3.4	-0.7	اجناس کی درآمد
-2.0	-10.2	12.8	1.3	-2.4	-2.9	8.5	3.0	خرید و تجارت
-4.3	-11.6	18.9	-3.4	-17.0	10.0	-2.4	2.7	بجلی
-1.0	-4.4	2.2	0.2	-4.2	-5.3	-3.0	-7.5	تعمیرات
-0.1	-3.7	1.2	-1.0	-1.2	-4.8	-0.1	-7.6	عمارات سے متعلق
-0.1	-2.1	2.5	2.3	2.2	4.3	4.6	6.4	سینٹ
-2.7	-49.6	162.4	23.5	-84.1	49.2	75.5	36.1	مجموعی

یہ معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں پاکستان کی جانب سے چاول کی ہدف سے کم خریداری کا نتیجہ چاول کے نجی تاجروں کی خریداری میں اضافے کی صورت میں نکلا ہے، اسی لیے ان کی جاری مالکاری کی ضروریات بڑھ گئیں۔ مزید برآں، بھارت اور فلپائن میں چاول کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے پاکستان کی چاول کی برآمدات بڑھنے سے تجارتی قرضوں کی طلب میں اضافہ ہو گیا جو کہ برآمدی مالکاری اسکیموں میں زیادہ نمایاں ہے۔

قرضوں کے لیے نیکسٹل شعبے خصوصاً اسپنرز اور جنز کی طلب میں مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس

میں متعدد اندرونی و بیرونی عوامل نے اہم کردار ادا کیا: (1) ملک میں کپاس کی اچھی فصل (2) خام کپاس کی پست عالمی پیداوار خصوصاً امریکہ اور چین میں اور (3) ترقی یافتہ معیشتوں میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب کا بڑھنا۔ مذکورہ حالات نے پاکستانی برآمد کنندگان کو کپاس کی بہتر پیداوار کے باعث قیمتیں کم رکھتے ہوئے منڈی میں اپنا حصہ²¹ بڑھانے کا موقع دیا اور اسی لیے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری سرمائے کی طلب بڑھ گئی۔

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کھاد سازوں کو جاری مالکاری کے قرضوں کی نمو کا سبب اس کی درآمدات کی بلند ملکی طلب تھی۔ درآمدات کی طلب بڑھنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) ملکی پیداوار میں سست روی (2) متوقع کمی کو پورا کرنے کے لیے ڈی اے پی کے موجودہ ذخیرے کی ناکافی سطح²² اور (3) چند کمپنیوں نے دسمبر 09ء سے فاسفیٹ پتھر کے عالمی نرخوں میں متوقع اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھاری ذخائر جمع کر لیے۔

جاری مالکاری کے علاوہ بھی جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران کھاد کے شعبے کو دیے گئے طویل مدتی قرضوں کی سطح بلند رہی۔ کچھ منصوبوں کے آغاز میں تاخیر نے مالی سال 10ء کے ابتدائی چند مہینوں میں ان پر آنے والی لاگت کو بڑھا دیا تھا۔ تاہم اس کے بعد کھاد کے شعبے کے قرضوں کی طلب میں تیزی سے کمی آئی ہے کیونکہ توقع ہے کہ کھاد کے اہم پلائٹس میں سے ایک اپنا آپریشن مارچ 2010ء میں شروع کر دے گا۔

چند شعبوں میں طلب کی بحالی

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں معتدل بحالی اور ملک کے بڑھتے ہوئے تجارتی حجم کے نتیجے میں کامرس و تجارت کے شعبے میں قرضوں کی طلب میں اضافہ ہو گیا۔ طلب میں یہ اضافہ جاری سرمائے اور تجارت سے متعلق قرضوں میں دیکھنے میں آیا ہے۔ مزید برآں ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں کی بحالی نے تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں میں جاری سرمائے کی طلب کو بڑھا دیا ہے۔ مالی سال 09ء کی طرح توانائی کے شعبے میں کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضوں کا مسئلہ بجلی کے شعبے میں اضافی طلب کا باعث بنا۔ کچھ جاری منصوبوں کی وجہ سے جاری مالکاری کے علاوہ بجلی کے شعبے میں طویل مدتی قرضوں کی طلب بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ آخر میں مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینظیر ٹریکیٹر اسکیم کے تحت ٹریکیٹر درآمدات کی بلند سطح زرعی مشینری کے زمرے کے طویل مدتی قرضوں کی طلب کو بڑھانے کا ایک اہم سبب ہے۔

اکتوبر 2009ء سے نجی شعبے کے قرضوں کے لیے بینکوں کی مالی گنجائش

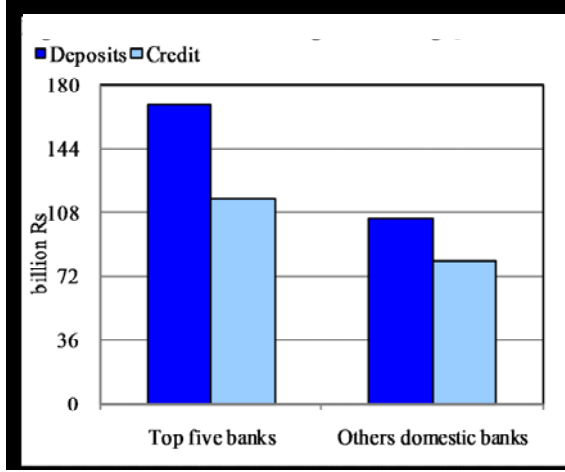
مالی سال 10ء کے ابتدائی تین مہینوں کے دوران بینکوں کی جانب سے نجی شعبے کو قرضے دینے کی صلاحیت کو محدود کرنے کی وجوہات میں قرضوں کی کمزور طلب اور خسارے کی مالکاری کے لیے حکومت کے کمرشل بینکوں پر انحصار کی بلند سطح شامل ہیں۔²³ تاہم اکتوبر 2009ء سے متعدد عوامل نے

²¹ ٹیکسٹائل درآمدات کے منڈی کے حصے میں اضافہ ہوا ہے اور چین کا حصہ جو 2008ء میں 29 فیصد تھا، وہ 2009ء میں بڑھ کر 40 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ یہ درآمدات زیادہ تر سوتی دھاگے اور خام کپاس جیسی پست قدر اضافی کی حامل اشیاء میں مرکوز ہیں۔

²² مارچ 2009ء سے ڈی اے پی کھاد کے استعمال میں اضافے سے ذخائر میں کمی آگئی اور اس سے کچھ کمپنیوں کو مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈی اے پی درآمد کرنے کی ترغیب ملی۔

²³ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹی بی کی بنیادوں میں خالص قبول کردہ رقم 142.6 ارب روپے تھی جبکہ 144.2 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

شکل 4.11: 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اضافی بینکاری رقوم



بینکوں کے لیے قرضوں کی صورتحال کو ڈرامائی انداز میں تبدیل کر دیا: جیسے (1) قرضوں کی موسمی طلب کا بڑھنا (2) مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں کمرشل بینکوں سے قرض گیری کے حکومتی ہدف میں گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں تیزی سے کمی اور (3) بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار میں بگاڑ کی سست رفتار۔²⁴ نتیجتاً مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے لیے بینکوں کی مالکاری میں کافی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

نجی شعبے کو بینکوں کی قرض گاری کی مضبوط بحالی بین الینک منڈی میں روپے کی سیالیت کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کے باوجود دیکھنے میں آئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا

ہے کہ اگر بین الینک منڈی میں روپے کی سیالیت میں مشکلات نہیں ہوتیں تو کارپوریٹ شعبے کو قرضوں کی سطح اس سے کہیں زیادہ بلند ہو سکتی تھی۔

پی ایس ایز کی جانب سے قرضوں کی مسلسل مضبوط طلب اور مالی سال 10ء (اب تک) میں واجب الادا اجناس کی مالکاری کے قرضوں کی واپسی کی سست رفتار نے بینکوں میں دستیاب سیالیت پر دباؤ کو بڑھا دیا ہے۔²⁵

اگرچہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کی امانتوں میں بہتر نمونہ ہوئی ہے لیکن یہ بین الینک منڈی میں سیالیت کے متعلق پائے جانے والے خدشات دور کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 10ء میں سیالیت کے خدشات سے نمٹنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے ذریعے منڈی میں بھاری رقوم کا إدخال کیا۔

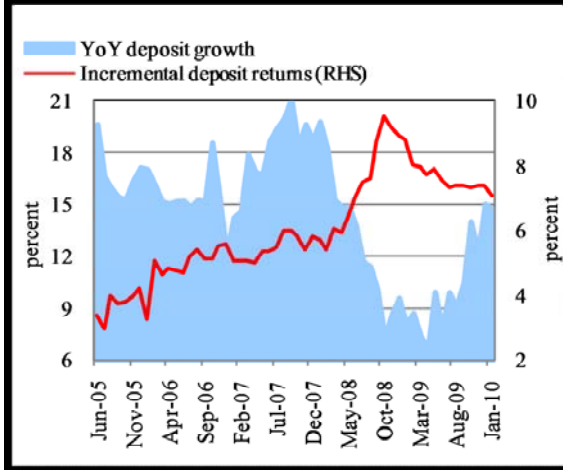
بینکوں کی جانب سے اضافی قرضوں کا گروپ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں ہونے والا اضافہ وسیع البیاد تھا کیونکہ بیشتر بینکوں نے قرض گاری کی سرگرمیاں بڑھادی تھیں۔ (دیکھئے شکل 4.11)۔²⁶

²⁴ قرضہ جاتی معیار کے حوالے سے پست خدشات کی عکاسی اسی مدت کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں کی نمونہ نمایاں سست روی سے ہوتی ہے۔ خصوصاً، مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والی نمونہ 8.6 فیصد تک محدود رہی جبکہ گزشتہ برس اس میں 30 فیصد کی بلند نمونہ ہوئی تھی۔

²⁵ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی سال 09ء کے دوسرے نصف حصے میں کارپوریٹ شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے نے بینکوں کو کارپوریٹس کا اضافی اکتشاف لینے کے متعلق محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کا پروگرام شروع ہونے کے بعد سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں کی مالکاری پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار نے بینکوں کو اپنا سرمایہ حکومتی وثیقہ جات میں لگانے کی ترغیب دی۔ بینکوں کی مالیات پر حکومت کی بلند طلب کے ساتھ ساتھ چند پبلک سیکٹرز پر انز کی اپنے مالکاری کے فرق کو دور کرنے کے لیے قرضوں کی طلب بڑھ گئی۔ اس فرق کے بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کو ان اداروں کو زراعت کی مدد میں کی جانے والی رقوم بروقت ادا نہیں کر سکی۔

²⁶ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ ایک بڑا سرکاری بینک جس کے پاس حکومتی امانتوں میں بلند اضافہ ہوا ہے اس کے قرضوں میں بھی خاطر خواہ نمونہ ہوئی ہے۔

شکل 4.12: بینکاری نظام میں امانتیں جمع کرنا

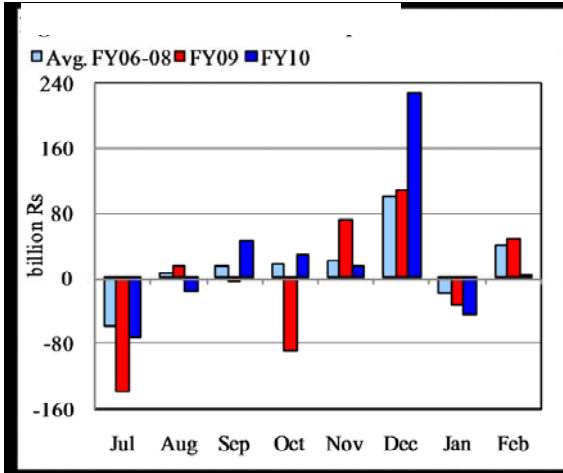


4.4 امانتیں جمع کرنا²⁷

اضافی امانتوں پر شرح منافع میں نمایاں کمی کے باوجود جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران بینکاری صنعت کی امانتوں میں مجموعی طور پر 4.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 0.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ (دیکھئے شکل 4.12)²⁸

ماہانہ اعداد و شمار ستمبر 2009ء سے امانتوں کی نمو میں بے ترتیب رجحان کو ظاہر کرتے ہیں۔ ستمبر تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران امانتوں کی نمو میں تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 2009ء کے انہی مہینوں میں رقوم نکلوائی گئی تھیں۔²⁹ نومبر 2009ء میں نمو کی رفتار بہت پست تھی (دیکھئے شکل 4.13)۔³⁰ تاہم دسمبر 2009ء میں ہونے والا اضافہ غیر معمولی پیش رفت تھی۔

شکل 4.13: امانتوں کا ماہانہ بہاؤ



اگرچہ عموماً بینکاری نظام کی امانتوں میں ہر سال دسمبر کے مہینے کے دوران تیزی سے اضافہ ہوتا ہے جس کے بعد کے مہینے میں رقوم نکلوا لی جاتی ہیں، لیکن دسمبر 2009ء میں امانتوں کی بنیاد میں ہونے والا اضافہ گذشتہ برس کے اسی مہینے اور م س 06ء تا 08ء کی اوسط نمو کی نسبت زیادہ تھا (دیکھئے شکل 4.13)۔ اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران امانتوں کی نمو کا باعث بننے والے دیگر عوامل یہ ہیں: (1) خالص ملکی اثاثوں سے ہونے والی زری توسیع اور (2) ملکی معیشت میں معتدل بحالی جو بڑے پیمانے کی اشیا

²⁷ یہ تجزیہ بینکاری صنعت کی مجموعی امانتوں پر مبنی ہے اور اس میں حکومتی امانتیں بھی شامل ہیں۔

²⁸ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ برس امانتوں کی شرح میں ہونے والا اضافہ ایک ایسے وقت میں بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے کی کوششوں کو ظاہر کرتا ہے جب اکتوبر نومبر

08ء میں افواہوں کے باعث ہماری رقوم نکلوائی گئی تھیں۔ اس کے بعد سے امانتوں کی شرح میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں کے دوران اس میں استحکام آیا ہے۔

²⁹ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ستمبر اور اکتوبر 09ء کے دوران امانتوں کی رقوم مالی سال 06ء تا 08ء کی اوسط سطح سے زیادہ ہیں۔

³⁰ تاہم نومبر 08ء میں امانتوں کی بلند نمو کو اس کے پچھلے مہینے اکتوبر میں نکلوائی جانی والی امانتوں کی بلند سطح کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ جبکہ اکتوبر 09ء میں امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

سازی کی نمو سے ظاہر ہوتی ہے۔^{31,32}

جدول 4.4: امانتوں کی نموش حصہ			
فیصدی درجے			
م 10ء		م 09ء	
اکتوبر تا فروری	جولائی تا فروری	جولائی تا فروری	م 09ء
3.3	1.3	-0.8	سب سے بڑے پانچ بینک
2.4	3.3	0.3	دیگر
جس میں			
2.0	2.6	-0.6	تجلی کئی بینک ☆
-0.1	0.1	0.3	غیر تجلی بینک
0.5	0.7	0.5	اسلامی بینک
5.7	4.6	-0.6	تمام بینک
☆ سب سے بڑے پانچ اور تخصیصی بینکوں کے سوا			

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران امانتوں میں وسیع الہنیا نمو ہوئی ہے۔³³ گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں 5 سرفہرست بینکوں³⁴ میں زیر جائزہ مدت کے دوران بحالی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے جدول 4.4)۔

5 سرفہرست بینکوں میں بڑے نجکاری شدہ بینک جنہیں گزشتہ سہ ماہی کے دوران امانتوں کے سکرٹے کا سامنا

تھا، اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران ان میں خاصی بہتری آئی ہے۔ بڑے نجکاری شدہ بینکوں نے اپنی سودی آمدنی کو بڑھانے کی کوششوں کے سلسلے میں قلیل تاوسط مدتی امانتوں کے حصے میں اضافہ کیا ہے۔³⁵ خصوصاً ایک بڑا نجکاری شدہ بینک جسے مالی سال 10ء کے ابتدائی دو مہینوں میں اپنی معین امانتوں کے تیزی سے نکلوانے جانے کا مسئلہ درپیش تھا، دوسری سہ ماہی میں اس کی صورتحال میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے اور وہ کارپوریٹ اداروں اور افراد سے قلیل مدتی امانتیں جمع کرنے میں کامیاب رہا۔³⁶

5 سرفہرست بینکوں کے زمرے میں سرکاری شعبے کے بڑے بینک³⁷ کی امانتوں میں مضبوط نمو ہوئی ہے جس کا اہم سبب حکومتی ایجنسی کی بھاری امانتیں ہیں جبکہ اسے دسمبر جنوری مالی سال 10ء میں صوبائی حکومت کی امانتوں کی بلند سطح سے فائدہ پہنچا ہے۔ اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران دیگر بینکوں کی امانتوں کا مجموعی امانتوں کی نمو میں حصہ 2.4 فیصدی درجے بنتا ہے۔ ان بینکوں میں امانتوں کی پست نمو کی اہم وجہ اس سہ ماہی کے دوران دو ضمن شدہ بینکوں سے بھاری رقوم کا نکلوا جانا ہے جس نے اس گروپ میں امانتوں کی نمو کو محدود کر دیا۔ ان بینکوں کو منہا کریں تو اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران مجموعی امانتوں میں ہونے والی نمو میں دیگر بینکوں کا حصہ 3.2 فیصدی درجے بنتا ہے۔

حال ہی میں ضمن ہونے والے ایک بینک³⁸ کو امانتوں پر منافع میں اضافہ کرنے کے باوجود اپنی امانتوں کی بنیاد سے خاصی رقوم نکلوائے

³¹ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے اشاریے میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 5.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔

³² کیمیکل، تعمیرات، کامرس و تجارتی شعبوں کی بہتر کارکردگی سے ان کی امانتوں میں بہتری آئی ہے۔

³³ ضمن شدہ اور غیر تجلی بینکوں کے علاوہ اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران تمام گروپوں کی امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

³⁴ ان بینکوں کی درجہ بندی ان کی شاخوں کے نیٹ ورک اور اثاثوں کے حجم کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس زمرے میں پانچ بینک شامل ہیں جن کے نام یہ ہیں: این بی بی، ایم سی بی، اے بی ایل، ایچ بی ایل، پی بی ایل۔

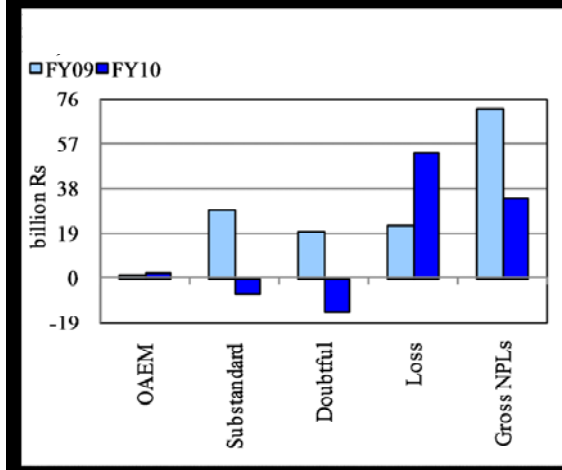
³⁵ تین بڑے نجکاری شدہ بینکوں کی مجموعی امانتوں کے طلبی واجبات میں اضافہ ہوا ہے اور یہ فروری مالی سال 09ء کے 68.4 فیصد سے بڑھ کر فروری م 10ء میں 75.1 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔

³⁶ سودی اخراجات کے بوجھ کو کم کرنے اور اپنی آمدنی کو بہتر بنانے کے لیے اس بینک نے طویل مدتی امانتیں جمع کرنے کی کوششیں کم کر دیں۔

³⁷ اکتوبر تا فروری مالی سال 10ء کے دوران اس بینک کی امانتوں میں نمو 7.2 فیصد رہی جس میں حکومتی امانتوں کا حصہ 5.2 فیصدی درجے ہے۔

³⁸ اس ضمن شدہ بینک کے زمرے میں وہ بینک شامل ہیں جو گزشتہ پانچ برسوں میں ضم ہوئے۔

شکل 4.14: خام غیر ادا شدہ قرضوں کی زمرہ وار حرکت (جولائی تا دسمبر)



جانے کا سامنا کرنا پڑا۔³⁹ رقوم نکلوائے جانے کی یہ شرح صنعت کی اوسط سے زیادہ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رقوم نکلوائے جانے کا تعلق بینک میں جاری تحویل کے عمل سے ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورتحال نے بینک کے صارفین کو غیر یقینی کیفیت سے دوچار کر دیا تھا۔

4.5 غیر ادا شدہ قرضے

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیکاری نظام کے غیر ادا شدہ قرضوں میں 34.2 ارب روپے کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جو کہ ایک سال قبل کی اسی مدت میں ہونے والے 72.4 ارب روپے کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ یہ سست روی زیادہ تر کارپوریٹ شعبے کے غیر

ادا شدہ قرضوں تک محدود ہے اور اس کا اہم سبب قرضوں میں نمو کی سست رفتار اور قرض گروں میں ادائیگی کی صلاحیت کا بہتر ہونا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (1) خام مال کے قدرے مستحکم نرخ (ب) شرح سود میں کمی (ج) ملکی معیشت میں معتدل بحالی اور (د) کپاس کی بہتر فصل کی وجہ سے آمدنی کی بلند سطح۔⁴⁰

اگرچہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں کی نمو میں کمی سے بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار پر دباؤ میں کچھ کمی آئی ہے تاہم متاثرہ قرضوں کے لیے تموین کی مطلوبہ سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ خصوصاً مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران تموین بڑھ کر 27.5 ارب روپے ہو گئی جو مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہے۔ اس فرق کی وجہ اضافی خام غیر ادا شدہ قرضوں کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ خصوصاً، مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران نقصان کے زمرے میں خام غیر ادا شدہ قرضوں میں گذشتہ برس کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.14)۔^{41,42}

خام غیر ادا شدہ قرضوں کے شعبہ جاتی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا دسمبر مالی سال 10ء کے دوران خام غیر ادا شدہ قرضوں میں

³⁹ ضم شدہ بینکوں میں آٹو برتا جنوری مالی سال 10ء کے دوران 7.7 فیصد اضافی امانتی منافع ریکارڈ کیا گیا جبکہ صنعت کی یہ وزن اوسط شرح 7.4 فیصد رہی۔

⁴⁰ غیر ادا شدہ قرضوں کے متعلق حالیہ اعداد و شمار کے قریبی جائزے سے بھی اس خیال کو تقویت ملتی ہے کیونکہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں رقوم کی نقد بازیابی میں 123.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے جو مالی سال 09ء کی اسی مدت میں 18.8 ارب روپے تھا۔ دوسری جانب، مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں نیا اضافہ 81 ارب روپے تک محدود رہا جو مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے 115.3 ارب روپے کے بلند اضافے سے کافی کم ہے۔

⁴¹ یہاں برآمد قابل ذکر ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران تموین میں اس حقیقت کے باوجود اضافہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اسٹیٹ بینک نے تموین اخذ کرتے ہوئے ضمانت کی قیمت فروخت لازم کے 40 فیصد تک استفادے کی اجازت دے دی تھی۔ جو 30 ستمبر 2009ء سے نافذ العمل ہے۔

⁴² مالی سال 09ء میں ضمانت کی قیمت فروخت لازم سے 30 فیصد تک استفادے کی اجازت دی گئی تھی۔

مالی سال 2010ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 4.5: مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا تجزیہ (جولائی تا دسمبر)				
اضافہ ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں				
شعبے	اضافہ			
	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء
کارپوریٹ	51.5	23.1	21.3	5.8
زراعت	15.4	2.0	6.4	0.5
ایس ایم ای	-1.0	1.4	-0.4	0.4
صارفی	4.5	6.1	1.9	1.5
دیگر	2.0	1.6	0.8	0.4
مجموعی اضافہ	72.4	34.2	30.0	8.6

کارپوریٹ شعبے کا حصہ 5.8 فیصد ہے جو کہ مالی سال 09ء کی اسی مدت کے مقابلے میں کافی کم ہے (دیکھئے جدول 4.5)۔ اگرچہ قرضوں کی یہ تقسیم زریعی شعبے میں قرض گيروں کی ایک بڑی تعداد کو ظاہر کرتی ہے، تاہم قرضوں کی قدر کارپوریٹ شعبے میں مرکوز دکھائی دیتی ہے اس کے نتیجے میں آخر دسمبر 2009ء تک کارپوریٹ شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں کا اوسط حجم 78.3 ارب روپے ہو گیا (دیکھئے جدول 4.6)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے قرض گيروں کی ایک چھوٹی سی تعداد بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ پیدا کر سکتی ہے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارپوریٹ شعبے میں ٹیکسٹائل، شکر اور سیمنٹ کی صنعتوں کا خام غیر ادا شدہ قرضوں کو بڑھانے میں سب سے زیادہ حصہ ہے۔⁴³ بیرونی طلب میں حالیہ

جدول 4.6: آخر دسمبر 2009ء تک غیر ادا شدہ قرضوں کا اوسط حجم		
تعداد ہزار میں، اوسط حجم ارب روپے میں		
غیر ادا شدہ قرضوں کا اوسط حجم	قرض گيروں کی تعداد	
کارپوریٹ	3.5	78.3
زراعت	203.4	0.1
ایس ایم ای	58.0	1.4
صارفی	170.5	0.2
اجتاسی مالکاری	0.6	7.5
دیگر	42.9	0.7

اضافے اور کپاس کی بہتر فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکسٹائل شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ کافی حیران کن معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ایک ممکنہ وجہ عملی ساختی مشکلات ہیں جن کا ٹیکسٹائل شعبے خصوصاً اسپننگ کو گذشتہ چند برسوں سے سامنا ہے۔ ان میں بجلی و گیس کی قلت، مالکاری کی بلند لاگت اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں خاطر خواہ کمی شامل ہیں۔ اس صورتحال نے چند کارپوریٹ

اداروں کے لیے بیرونی کرنسی میں قرض گیری کو کافی مہنگا کر دیا ہے۔ مذکورہ تمام عوامل نے اس شعبے کے چند قرض گيروں میں قرضہ واپس کرنے کی صلاحیت کو کم کیا ہے۔

⁴³ کارپوریٹ شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں میں کل خالص اضافے (23.1 ارب روپے) میں سے ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 14.6 ارب روپے تھا۔